’’بات یہ ہے، کہ اچھے شعر کے لئے تین باتوں کی اصولی طور پر ضرورت ہوتی ہے:

___ تخیل ___ جدتِ بیان ___ اور ترنم ___

ان میں سے پہلی دو خوبیاں وہی ہیں، کہ فطرۃً کسی شاعر میں موجود ہوتی ہیں۔ حاصل نہیں کی جاسکتیں۔ ترنم البتہ ایسی چیز ہے۔ کہ کثرتِ مشق سے حاصل ہوا کرتا ہے۔

شعر بے تخیل ہو تو وہ پیکرِ بے روح ہے۔ شعر میں تخیل کی رنگینی تو ہو مگر اسلوبِ بیان پست ہو تو تخیل بھی برباد۔ دونوں خوبیاں ہوں مگر شعر کے ادا اور اُس کی ترتیب ترنم و تغنُّم سے عاری ہو تو پہلی دونوں خوبیاں بھی بیکار ہو جاتی ہیں‘‘۔ [1]

تاجورؔ نجیب آبادی

[1] Shahkaar Research Hub Archives